

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز ایک عظیم عبادت ہے جو مخصوص اقوال اور افعال سے مل کر ایک اعلیٰ شکل اختیار کرتی ہے۔ اہل علم نے نماز کی تعریف یوں کی ہے:

"نماز کچھ مخصوص اور مقرر اقوال و افعال کا نام ہے، جس کا آغاز تکبیر تحریمہ سے ہوتا ہے اور اختتام سلام پھیرنے پر ہوتا ہے۔"

یہ اقوال و افعال تین قسم کے ہیں۔ ارکان، واجبات اور سنن۔ ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

ارکان :-

رکن کی یہ اہمیت ہے کہ اگر اسے ادا کیا یا بھول کر چھوڑ دیا جائے تو پوری نماز باطل اور ضائع ہو جاتی ہے یا وہ رکعت باطل ہو جاتی ہے جس میں رکن چھوٹ گیا ہو۔ اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔

واجبات :-

اگر واجب عمدہ چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بھول کر رہ جائے تو نماز باطل نہ ہوگی، البتہ سجدہ سہو سے کسی پوری ہو جائے گی۔

سنن :-

کسی سنت کے عمدہ یا سوچے چھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی، البتہ نماز کی مسنونہ بیعت میں نقص لازم آجائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل نماز ادا کی ہے جس میں جملہ ارکان، واجبات اور سنن کو ادا فرمایا ہے اور امت سے بھی ایسی ہی نماز پڑھنے کا مطالبہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"صلواتنا ربنا یثمنہا"۔

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھنے دیکھا ہے۔" [1]

ارکان نماز کی تفصیل

1۔ فرض نماز میں قیام کرنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"

"اللہ کے لیے خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" [2]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صل قائمًا، قَانٍ، قَانٍ لَمْ تَسْطِمْ فَتَا، قَانٍ لَمْ تَسْطِمْ فَغَلِي بِنَسَبٍ"

"کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کر لو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی پڑھو۔" [3]

اس سے واضح ہو کہ طاقت ہو تو فرض نماز میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے، البتہ بیماری کے باعث کھڑا ہونے پر قدرت نہ ہو تو حسب حال بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

اسی طرح کسی خوف میں مبتلا مریض یا ننگا شخص ہو تو ان کے لیے بھی حکم ہے۔ اور جو شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ اسے بیٹھنے یا لیٹنے کی ضرورت ہے یا کوئی شخص ہمت نہی ہونے کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا اور کسی وجہ سے اس کے لیے ہمت سے باہر آنا بھی ممکن نہیں یا کوئی مقرر امام کے پیچھے کھڑے ہو کر لمبی قراءت سننے سے عاجز ہے تو یہ لوگ معقول عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اگر امام نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کی تو اس کے مقتدی بھی (امام کی اقتدا کی بنا پر) بیٹھ جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (گھوڑے سے گرنے پر زخمی ہونے کی وجہ سے) بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی تو دوسرے نمازیوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ [4]

نفل نماز کھڑے یا بیٹھے دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے، اس میں کھڑا ہونا فرض نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بھی بلا عذر بیٹھ کر ادا کر لیا کرتے تھے (البتہ کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔)

2- تکبیر تحریمہ: تکبیر تحریمہ، یعنی اللہ اکبر کہنا (اس سے انسان نماز میں داخل ہوتا ہے) نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"فم یستقبل البیتۃ فحجراً"

"پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور تکبیر کہہ۔" [5]

ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

"وخرینا تکبیر"

"نماز کی تحریم تکبیر سے ہے۔" [6]

تنبیہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (اللہ اکبر) کے علاوہ کسی اور کلمہ سے نماز شروع کی ہو۔ اللہ اکبر کے علاوہ کوئی دوسرا کلمہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے۔

3- قراءت فاتحہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا صلوة لمن لم یقرأ فاتحۃ الكتاب"

"جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔" [7]

ثابت ہو کہ سورہ فاتحہ نماز کی ہر رکعت کا رکن ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔ حدیث مسنی الصلاة میں ہے کہ ایک شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہ کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کا طریقہ سکھایا تو اسے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ [8]

اب رہا یہ مسئلہ کہ کیا سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر نمازی پر فرض ہے یا اس کی فرضیت صرف امام یا منفر د کے لیے خاص ہے؟ تو اس میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ اس بارے میں معتاد فتویٰ یہی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سری نمازوں میں بھی فاتحہ پڑھے اور جہری نمازوں میں امام کے سکتوں میں پڑھے۔ [9]

4- ہر رکعت میں رکوع کرنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا

... سورۃ الحج

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [10]

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکعت میں رکوع کرنا ثابت ہے، لہذا کتاب و سنت اور جماع سے رکوع کی فرضیت ثابت ہے۔ [11]

رکوع کا معنی "جھکنا" ہے۔ اگر کھڑے شخص کی ہتھیلیاں جھک کر اس کے گھٹنوں تک پہنچ گئیں یا بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کا چہرہ اس کے گھٹنوں کے قریب ہو جائے تو اس کا رکوع ہو جائے گا۔ [12]

5- رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، جیسے پہلے (قیام میں) کھڑا ہوا تھا، نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا:

"صلواتنا زینتہا یعنی تسبیح"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [13]

6۔ سجدہ کرنا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رُكُوْا وَاَسْجُدُوْا ۙ وَارْكَعُوْا حَيْثُ كُنْتُمْ ۙ لِئَلَّا تُكَلِّمُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَارْكَعُوْا مَعَ الرُّكُوْعِ ۝۷۷ ... سورة الحج

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [14]

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کا حکم دیا اور خود بھی کیا، نیز فرمایا:

"صَلُّوا مَعِيَ اَوْ بَعْدِي"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [15]

سجدہ زمین پر پشانی رکھنے کو کہتے ہیں۔ سجدہ کا ہر رکعت میں دو بار ہونا اور سات اعضاء پر ہونا ضروری ہے۔ سات اعضاء یہ ہیں: پشانی (اس میں ناک بھی شامل ہے)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کی انگلیاں)۔ ان سات اعضاء کا حالت سجدہ میں حتی الامکان سجدہ کی جگہ پر لکنا ضروری ہے۔ [16]

سجدہ ارکان نماز میں سب سے اہم رکن ہے کیونکہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو تو یہ اس کی سب سے افضل حالت ہوتی ہے۔

7۔ سجدے سے اٹھنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

"وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يجز حتى يسبحني جالساً"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کر کے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت تک دو سر سجدہ نہ کرتے جب تک برابر ہو کر اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے تھے۔" [17]

9۔ افعال مذکورہ میں اعتدال کا ہونا: مندرجہ بالا ارکان میں اعتدال اور سکون بھی فرض اور رکن ہے اگرچہ قلیل مقدار ہی میں کیوں نہ ہو۔ کتاب و سنت کے دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں اعتدال و سکون کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے نماز پڑھی ہی نہیں، لہذا اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ [18]

10۔ آخری تشہد پڑھنا اور اس کے لیے بیٹھنا: نماز کے آخر میں تشہد کے لیے بیٹھنا اور اس میں تشہد کے کلمات پڑھنا نماز کا ایک رکن ہے۔ تشہد کے کلمات:

"اشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۚ"

تک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ کلمات پڑھتے تھے اور آپ کا ارشاد ہے:

"صَلُّوا مَعِيَ اَوْ بَعْدِي"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [19]

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

"كان يقول قل ان يعرض علينا تشهد"

"تشہد فرض ہونے سے قبل ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے۔" [20]

اس روایت کے الفاظ: "قبل ان يعرض" تشہد کی فرضیت پر دلیل ہیں۔

11۔ آخر تشہد میں درود شریف کا پڑھنا: "اللهم صل على محمد" اس قدر فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ کلمات (درود براہیمی) کہنا سنت ہے۔ [21]

12۔ ارکان میں ترتیب قائم رکھنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے وقت ارکان نماز کو ترتیب سے ادا کیا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"صَلُّوا مَعِيَ اَوْ بَعْدِي"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [22]

علاوہ ازیں جس شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہیں کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کی تعلیم دی تو ترتیب کو قائم رکھا۔

"وختما تسلیم"

"نماز کا اختتام سلام پھیرنے سے ہے۔" [23]

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

"وَتَحْمِيلًا تَحْلِيمًا"

"نماز کی تحلیل تسلیم ہے۔" [24]

الغرض، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے نکلنے کے لیے سلام کو بطور علامت کے مقرر کیا ہے۔

عزیزم قاری کتاب! جو شخص ان ارکان میں سے ایک رکن بھی چھوڑ دے گا (اگر اس نے تکبیر تحریمہ نہ کہی) تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اگر اس نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی اور رکن عمدہ چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اگر اس سے رکوع یا سجدہ وغیرہ سہوہ چھوٹ گیا لیکن بعد والی رکعت کی قراءت شروع کرنے سے پہلے پہلے سے یاد آ گیا تو وہ واپس لوٹ آئے اور چھوٹ جانے والا رکن ادا کرے اور اس رکن کے بعد والے ارکان بھی دوبارہ ادا کرے جو اس رکعت سے متعلق ہیں۔ اگر اسے دوسری رکعت کی قراءت شروع کرنے کے بعد یاد آیا تو اس کے چھوٹے ہونے رکن والی رکعت باطل ہوگی اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جائے گی، اسے ایک رکعت اور ادا کرنا ہوگی۔ اور وہ آخر میں سجدہ سہوہ بھی کرے گا۔

اگر سلام پھیرنے کے بعد اسے متروک رکن کا علم ہوا تو اگر وہ رکن آخری تشهد یا سلام ہو تو اسے ادا کرے اور سجدہ سہوہ کر کے سلام پھیر دے اور اگر رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا ہو تو مکمل رکعت ادا کرے اور سجدہ سہوہ کرے، بشرط یہ کہ سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا ہو۔ اگر وقت زیادہ گزر گیا یا اس کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ دوبارہ مکمل نماز ادا کرے۔

اندازہ فرمائیے! نماز اور جو اس میں اقوال و افعال ہیں ان کی کس قدر اہمیت اور عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نماز کی اقامت اور محافظت کی توفیق دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور و مقبول ہو۔

نماز کے واجبات کی تفصیل

1- تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کی وہ تمام تکبیرات جو حالت پہلنے کے لیے کسی جاتی ہیں، واجب ہیں، رکن نہیں ہیں۔

2- امام اور منفرد کے لیے سب اللہ لمن حمدہ کہنا واجب ہے، البتہ مقتدی نہ کہے۔ [25]

3- تسمیہ، یعنی "اللهم ربنا لک الحمد" کہنا امام، مقتدی اور منفرد کے لیے واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"إِنَّهَا لِلَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ حَمَدَهُ، فَهَلْ بَرْنَا وَلَكِ الْحَمْدُ"

"جب امام "سبح اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو۔" [26]

4- رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا واجب ہے۔ تین مرتبہ کہنا مسنون اور مکمل تسمیحات ہیں۔ [27] جبکہ دس مرتبہ تک یہ تسمیحات کہنا اعلیٰ درجہ ہے۔

5- سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، تین مرتبہ مسنون ہے۔ [28]

6- "زب اغزلی" [29]

دو سجدوں کے درمیان کہنا۔ ایک مرتبہ واجب ہے جب کہ تین مرتبہ کہنا مسنون ہے۔

7- پہلا تشهد پڑھنا واجب ہے، جس کے الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں مستقول ہیں:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

"تمام قوی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اسے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم)؛ آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔" [30]

8- تشهد اول کے لیے بیٹھنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھیگی فرمائی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [31]

(1)۔ جس شخص نے ان قولی یا فعلی آٹھ واجبات میں سے کسی ایک کو عمدہ سمجھو دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی کیونکہ وہ نماز کو ایک کھیل اور شغل سمجھ رہا ہے۔ اور اگر اس سے بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے بھٹوٹ گیا تو وہ سجدہ سہو کرے کیونکہ اس نے ایک ایسے واجب کو ترک کیا ہے جسے ترک کرنا حرام ہے، لہذا سجدہ سہو سے اس کی کپورا کرے۔

نماز کی سنتیں

نماز کے مذکورہ اقوال و افعال کے علاوہ باقی سب کام سنت کا درجہ رکھتے ہیں۔ جن کے ترک سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ نماز کی سنتوں کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: اقوال مسنونہ، یعنی وہ سنتیں جن کا تعلق زبان سے ہے، ان میں چند یہ ہیں:

دعا نے استفتاح، تعوذ، تسمیہ، آمین کہنا، اس کے علاوہ نماز فجر، نماز جمعہ، نماز عید، نماز کسوف میں اور مغرب، عشاء، ظہر اور عصر کی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ قراءت کرنا۔ اسی طرح ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد یہ کلمات کہنا:

"لن: انساوات ذلن، الارض ذلن، ما نشت من فنی، ینہ"

"آسمان کو بھر کر اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد (اے اللہ) جسے تو چاہے اسے بھر کر (تیرے لیے حمد و ثنا ہو۔)" [32]

رکوع اور سجدہ میں ایک بار سے زائد تسبیحات کہنا، دو سجدوں کے درمیان۔ "زب اغفرلی" ایک سے زائد بار کہنا مسنون ہے۔ علاوہ ازیں آخری تشہد میں درج ذیل دعا کا پڑھنا:

"اللهم انی ائوبک من عذاب جہنم، ومن عذاب القبر، ومن یحیی اونیاء و املات، ومن یخیر فی فیصل العقال"

"اے اللہ میں عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کے فتنوں اور مسج دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے تیری پناہ کا طالب ہوں۔" [33]

اس دعا کے علاوہ مزید دعاؤں کا پڑھنا سنن نماز میں شامل ہے۔

دوسری قسم :-

افعال مسنونہ، یعنی وہ سنن جن کا تعلق عمل سے ہے، مثلاً: تکبیر تحریمہ کے وقت یا رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا، دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا۔ حالت قیام میں دونوں ہاتھوں کو سینے پر پاناف کے نیچے باندھنا

[34]

سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا، رکوع میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنا سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا کر کے رکھنا رکوع کی حالت میں کمر کو اعتدال پر رکھنا۔ سر کو کمر کے برابر اس طرح رکھنا کہ اٹھا ہوا نہ جھکا ہوا۔ سجدہ کی جگہ پر پیشانی اور ناک وغیرہ اعضا کو صحیحی طرح زمین پر رکھنا۔ اس کے علاوہ اور بھی نماز کی سنن ہی جن کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔

ان تمام سنن کو نماز میں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں، البتہ ان کو ادا کرنے سے اجر و ثواب میں اضافہ ضرور ہوگا۔ نماز مکمل ہوگی اور مسنون ہوگی۔ (اور مسنون نماز ہی مطلوب ہے۔)

بعض نوجوان نماز کی سنن کے معاملہ میں انتہا پسندی اور تشدد کی راہ اختیار کرتے ہیں، جس سے عملی طور پر عجیب و غریب صورتیں دیکھنے میں آتی ہیں، مثلاً: بعض لوگ قیام میں اس قدر سر جھکا کر کھڑے ہوتے ہیں کہ وہ رکوع کی حالت کے قریب قریب دکھائی دیتے ہیں۔ کئی لپٹے ہاتھوں کو سینے پر پاناف کے نیچے باندھنے کی بجائے گلے کے قریب یا (ناف سے بہت نیچے) باندھتے ہیں۔ اسی طرح وہ سترہ کے بارے میں بھی سخت رویہ اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ نقلی نماز ادا کرتے وقت صفت میں قیام کو سمجھو کر دوسری جگہ سترہ ڈھونڈنے کے لیے چلے جاتے ہیں بعض لوگ سجدہ کی حالت میں سر بہت آگے بڑھا دیتے ہیں اور پاؤں پیچھے لے جاتے ہیں وہ کمان کی شکل بنا لیتے ہیں یا سینے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ کئی حضرات نماز میں کھڑے ہو کر لپٹے پاؤں اس قدر ٹیڑھے کر لیتے ہیں کہ ساتھ والا نمازی تنگ اور پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ عجیب و غریب صورتیں ہیں جو کبھی غلو تک پہنچا دیتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے اور لپٹے حق اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

[1]۔ صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمساقرین اذا كانوا جماعاً والاقامة حدیث 631۔

[2]۔ البقرة: 2/238۔

[3]۔ صحیح البخاری التفسیر باب اذالم یطقن قاعد اصلی علی جنب، حدیث 1117 وسنن ابی داود، الصلاة، باب فی صلاة القاعد حدیث 952 وجامع الترمذی الصلاة باب ماجاء ان صلاة القاعد علی النصف من صلاة القاتم حدیث

[4]۔ صحیح البخاری الاذان باب انما جعل اللام لیموتہم بہ حدیث 688-689 صحیح مسلم الصلاة باب اتمام انما موم بالام حدیث 411-414۔

[5] - صحیح البخاری الاستیذان باب من رد فحائل: علیک السلام، حدیث 6251، و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة - - حدیث 397۔

[6] - سنن ابی داود الطحاوية باب فرض الوضوء حدیث 61 و جامع الترمذی الطحاوية باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الطهور حدیث 3۔

[7] - صحیح البخاری الاذان باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها - - حدیث 756 و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة - - حدیث 394۔

[8] - سنن ابی داود الصلاة باب صلاة من لا يتيم صلتي في الركوع والسجود حدیث 859 و صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم للابن أبي عمير 98۔

[9] - مقتضى كسيرة سورة فاتحة كذا يجب، لهذا مقتضى بهر حال من سورة فاتحة كذا، خواه امام کے سكتوں میں پڑھے یا دوران قراءت - (ع - د)۔

[10] - الحج - 22/77۔

[11] - احادیث کے عموم سے رکوع پر استدلال کیا جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔ صحیح البخاری الاذان باب سنن الجوس فی التصد حدیث 828 و صحیح مسلم الصلاة باب ما یجمع صفة الصلاة - حدیث 498۔

[12] - رکوع اور سجدة میں سکون و اعتدال فرض ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ فاضل مصنف نے اس کی وضاحت آگے چل کر (نویں رکن) کے تحت کی ہے۔ (صارم)

[13] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[14] - الحج - 22/77۔

[15] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[16] - صحیح البخاری الاذان باب السجود علی الالف، حدیث 812 و صحیح مسلم الصلاة باب اعضاء السجود والنهي عن كفت الشعر والثوب - حدیث 490۔

[17] - صحیح مسلم الصلاة باب ما یجمع صفة الصلاة وما یلتحق به ويتنم به - - حدیث 498۔

[18] - جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا جس نے اعتدال و سکون کے بغیر نماز ادا کی تھی۔ صحیح البخاری الاذان باب وجوب القراءة للامام والمأموم - حدیث 757 و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة حدیث 397۔

[19] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[20] - سنن النسائی السجود باب السجود حدیث 1278۔

[21] - درود پڑھنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل دعا پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے، لہذا اس کا بھی التزام کرنا چاہیے، صحیح مسلم میں ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِذَا تَشَبَّهَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ النَّفِيرِ، وَمِنْ خَشْيَةِ النَّحْيِ وَالنَّمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ النَّسِجِ الدَّبَّالِ" (صحیح مسلم المساجد باب ما يستعاذ منه في الصلاة حدیث 588 - (عثمان نسیب)

[22] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[23] - ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نہیں ملی۔

[24] - سنن ابی داود الطحاوية باب فرض الوضوء حدیث 61 و جامع الترمذی الطحاوية باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الطهور حدیث 3۔

[25] - صحیح البخاری الاذان باب فضل اللهم ربنا لک الحمد حدیث 796 و صحیح مسلم الصلاة باب التمسح والتحميد والتأمين حدیث 409 (حدیث مسنی الصلاة کے عموم کی بنا پر مقتدی بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہہ سکتے ہیں)۔ سنن ابی داود الصلاة باب صلاة من لا يتيم صلبه في الركوع والسجود حدیث 857۔

[26] - صحیح البخاری الاذان باب فضل اللهم ربنا لک الحمد حدیث 796 و صحیح مسلم الصلاة باب التمسح والتحميد والتأمين حدیث 409 و جامع الترمذی الصلاة باب ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع؟ حدیث 26 و باب منه آخر حدیث 267 و اللفظ لہ۔

[27] - سنن ابی داود الصلاة باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده؟ حدیث 870-871۔

[28] - سنن ابی داود الصلاة باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده؟ حدیث 871۔

[29] - سنن ابن ماجه اقامة الصلاة باب ما يقول بين السجدين؟ حدیث 897۔

[30] - صحیح البخاری الاذان باب التصد في الآخرة حدیث 831، و صحیح مسلم الصلاة باب التصد في الصلاة حدیث 402۔

[31] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[32] - صحیح مسلم الصلاة باب اعتدال ارکان الصلاة۔۔۔ حدیث: 471۔

[33] - صحیح البخاری الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث 832 و صحیح مسلم المساجد باب ما يستعاذ منه في الصلاة حدیث 588 واللفظ له۔

[34] - نافع کے نیچے ہاتھ باندھنے کی تمام روایات ضعیف ہیں، لہذا سینے ہی پر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ (صارم)

حدامعزہمی والنداعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد 01: صفحہ 109